Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ان الفضل یبشر بمقدم مسعود ان عبدی تعذر سابل مقام محمود

روزنامہ

الفضل

ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ دس پیسے

جلد ۳۵ | ۸ رجب ۱۴۰۱ھ ۱۳ ہجرت ۱۳۶۰ ہش ۱۳ مئی ۱۹۸۱ء | نمبر ۱۰۸

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ہر میدان میں بالادستی حاصل کرنے کی بشارت دی ہے

جو ایسا نہیں ہے اس کو اپنے بارے میں فکر کرنی چاہیئے کہ ایسا کیوں ہے؟

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی ۲۷ ویں سالانہ تربیتی کلاس کے اختتامی اجلاس سے سیدنا حضور ایدہ اللہ کا خطاب

(آخری قسط)

ربوہ ۱۲ ہجرت مئی۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی ۲۷ ویں سالانہ ۱۵ روزہ تربیتی کلاس کے اختتامی اجلاس میں اپنا خطاب جاری رکھتے ہوئے طلباء کو فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ آپ کو تعلیم دینے والے اساتذہ نے آپ کو جھنجھوڑا ہوگا اب وقت ہے کہ جو آپ نے اس کلاس سے حاصل کیا ہے اس پر عمل پیرا ہوں۔ اور یہ سوچیں کہ آپ ہر اسلامی بات کو اپنے ذہن اور عادت کا حصہ بنائیں گے۔

حضور انور نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے قرآن کریم کی عظمت ذہن نشین کرائی۔ حضور نے فرمایا کہ قرآن عظیم جسے محمد صلے اللہ علیہ وسلم بنی نوع انسان کے لئے لے کر آئے۔ وہ تمام علوم کا منبع ہے۔ خواہ وہ بظاہر دینی ہوں یا دنیوی علوم ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ بڑی عظیم کتاب ہے۔ اس کو پیار سے اور توجہ سے پڑھنے کی عادت ڈالیں۔ حضور نے فرمایا کہ (حضرت اقدس) نے اس کتاب کی اہمیت اس طرح سے بیان کی ہے کہ ع

جو ضروری تھا وہ سب اس میں جیا نکلا

حضور نے فرمایا کہ بڑا عجیب اعلان ہے کہ قرآن کریم سارے علوم کا منبع ہے۔

لیکن یہ اعلان کوئی رسمی سلوگن یا نعرہ نہیں ہے۔ سلوگن تو کمیونسٹ دنیا نے اپنائے ہوئے ہیں۔ ان کا یہ کہنا ہے کہ

To each according to its needs

یعنی ہر کسی کو اس کی ضرورت کے مطابق دیا جائے۔

لیکن انہوں نے اس حد تک غفلت برتی ہے کہ اپنی کسی کتاب میں سارے لٹریچر میں need یعنی ضرورت کی تعریف بیان نہیں کی۔ کہ ضرورت سے کیا مراد ہے؟ حضور نے فرمایا کہ کمیونسٹ دنیا کا اپنا کردار عجیب ہے۔ مثلاً چیکوسلواکیہ کمیونسٹ ملک بن گیا اور روس ان کی ضروریات پوری کرنے کی بجائے فوجیں لے کر وہاں آ گیا۔ اور توپوں سے گولے نکلے۔ ہوائی جہازوں سے بم گرائے گئے۔ اور لاکھوں گولیاں رائفلوں سے چلیں۔ اور یہ سب کچھ ایک کمیونسٹ ملک کے خلاف ہوا اور ایک کمیونسٹ ملک نے کیا۔ جبکہ دونوں کا نعرہ یہ تھا کہ ہر کسی کو اس کی ضرورت کے مطابق دیا جائے۔ اب کیا چیکوسلواکیہ کو ان بموں۔ گولیوں اور گولوں کی ضرورت تھی؟ ہر عقل کہے گی کہ نہیں یہ ضرورت نہیں تھی۔

حضور نے فرمایا کہ میں دورے پر ملک سے باہر جاتا ہوں تو ان سے ملاقات ہوتی ہے جو دنیا کے چوٹی کے دماغ ہیں۔ اور میں انہیں بتاتا ہوں کہ دین حق اسلام میں اتنا حسن، اور اتنی قوت احسان ہے کہ یہ مذہب بلا امتیاز ہر کسی کی خدمت میں لگا ہوا ہے۔ یہ مذہب ان کی بھی خدمت کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کا شریک اوروں کو قرار دیتے ہیں۔ قرآن کی خدمت اس طرح کرتا ہے۔ اور یہ کہتا ہے کہ ان کے بتوں کو برا نہیں کہنا۔ حضور نے طلباء کو نصیحت فرمائی کہ ہم قرآن کریم سے ہر روز برکت لے سکتے ہیں۔ ایسی برکت حاصل کر سکتے ہیں جو زندگی میں نور۔ حسن۔ قوت احسان اور بے لوث خدمت کا جذبہ پیدا کرنے والی ہو۔

حضور نے فرمایا کہ میری دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ان تمام برکات کا وارث بنائے جن کا ایک مومن انسان وارث بن سکتا ہے۔ اور وہ تمام خدائی انعامات حاصل کرنے کی توفیق دے۔ جن کی بشارت اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک دلچسپ مثال بیان فرماتے ہوئے قرآن کریم کی عظمت کو بہت دلنشین انداز میں اجاگر فرمایا حضور نے فرمایا ہندوستان کے بڑے بڑے مغل اور دیگر بادشاہ تھے وہ بعض اوقات یوں کرتے تھے۔ کہ اپنے کسی بڑے جرنیل کو بلاتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ تمہیں دس ہزاری کا عہدہ دیا گیا ہے۔ کسی کو پانچ ہزاری کسی کو سات ہزاری وغیرہ کا عہدہ دیتے تھے۔ اس کا مطلب یہ ہوتا تھا کہ وہ شخص اپنے عہدے کے مطابق دس ہزار یا پانچ ہزار یا سات ہزار فوج رکھ سکتا ہے اور ان کو اسلحہ سے لیس کر سکتا ہے۔ یہ بادشاہ جب کسی کو یہ عہدہ دیتے تھے۔ تو اس کو ساتھ ہی اتنی جائیداد بھی دے دیتے تھے کہ جس سے وہ دس ہزار یا پانچ ہزار یا سات ہزار فوج کو پال سکے۔ اور وہ بادشاہ اس جائیداد کا دیا جانا لازمی سمجھتے تھے۔ کیونکہ اس کے بغیر تو یہ عہدہ مذاق بن جاتا کہ ایک شخص کو کہہ دیا کہ وہ دس ہزار فوج پالے اور ان کو تربیت دے۔ ان کی قوت جسمانی صبر و برداشت کو بڑھائے اور ترقی دے۔ لیکن ان کے پاس ان سپاہیوں کو کھلانے کے لئے کوئی پیسہ نہ ہو۔ اس لئے ان بادشاہوں نے اس عہدہ کو مذاق نہیں بننے دیا۔ بلکہ ان سپاہیوں کو دنیا کا بہترین سپاہی بننے

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

اخبار احمدیہ

۔۔ ربوہ ۱۲ ہجرت مئی۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ ہمارا قادر اور رحیم خدا ہمارے آقا ایدہ اللہ کو اپنے فضل سے ہر بیماری اور تکلیف سے بچائے رکھے۔ آپ کو صحت تندرستی کے ساتھ بھرپور زندگی کے ساتھ کام کرتے چلے جانے والی زندگی عطا کرے۔ اور آپکو ہر لمحہ اپنے فرشتوں کی تائید و حمایت سے نوازتا رہے آمین۔

۔۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت و سلامتی سے رکھے۔ اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین

۔۔ میری اہلیہ امۃ القدوس بشریٰ بانو ایک ہفتہ سے شدید بیمار ہے۔ بخار اور قے بند نہیں ہوتی۔ احباب کرام سے دردمندانہ دعا کی اپیل ہے۔ جزاکم اللہ خیراً۔

محمد امداد الرحمن صدیقی مربی سلسلہ
گل گشت کالونی ملتان

پبلشر: مسعود احمد ؛ پرنٹر: سید عبدالحی ؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالعلوم غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۸ رجب ۱۴۰۱ھ

۱۳ ہجرت ۱۳۶۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اصل بات

اللہ تعالیٰ کی پاک ذات کو ماننا اور اس علم اور اس یقین کو اپنے وجود کے ذرّے ذرّے پر طاری کر لینا اور خالصتاً اس خدا کے لئے دل و جان سے ہو جانا یہی وہ طریق ہے جس سے سچی پاکیزگی حقیقی سکون اور دنیا میں زندہ رہنے کا صحیح مزا ملتا ہے۔

خدا تعالیٰ کی ذات کا اقرار کرنا صرف زبانی اقرار کی حد تک کوئی چیز نہیں۔ اس کا کوئی فائدہ انسان کی ذات کو حاصل نہیں ہوتا۔ موجودہ دنیا کی بہت بڑی تباہی خدا تعالیٰ کی ذات پر عملی اور زندہ اور مستحکم ایمان نہ ہونے کی وجہ سے ہی ہے۔ کہنے کو تو سارے ہی خدا کو مانتے ہیں۔ اس کی توحید کا اقرار کرتے ہیں لیکن اگر ان کے دلوں کو ٹٹولا جائے ان کے ذہنوں کو کھنگالا جائے اور ان کے اعمال کی کھڑکی سے جھانک کر ان کے اندر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی ذات کا اقرار ان کی زبانوں سے نیچے کبھی نہیں آیا اس اقرار نے کبھی بھی ان کے دلوں کا احاطہ نہیں کیا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کو سچی پاکیزگی اور حقیقی اطمینان و سکینت کبھی حاصل نہیں ہو سکی۔ اس کی مثال اسی طرح ہے کہ ایک مریض سخت دکھ اور تکلیف کی حالت میں ایک ڈاکٹر کے پاس آئے ڈاکٹر اسے دوا لکھ کر دے اور ایسی زود اثر اور فوری طور پر اپنا رنگ دکھانے والی دوا دے کر اس سے مرض کا نہ صرف نام و نشان مٹ جائے بلکہ وہ مریض یک دفعہ اٹھ کر صحتمند اور طاقتور انسان کی طرح کھڑا ہو جائے اور کوئی اسے دیکھ کر یہ خیال بھی نہ کر سکے کہ یہ شخص چند دن پہلے اتنا سخت بیمار اور مشکل اور دکھ میں گرفتار تھا۔

لیکن عملاً صورت حال کیا ہو؟ عملی صورت یہ ہو کہ جب وہ مریض وہ نہایت تیزی سے اثر کرنے والی گولی لے جائے تو گھر جا کر بستر پر گر جائے اور ہائے ہائے کرنے لگے اور دوائی کو اپنے سرہانے اوپر کے طاق پر ایک خوبصورت جزدان میں لپیٹ کر رکھ دے اور جو شخص آئے اس کے پاس اپنی غربت نکبت اور تباہ حالی کا رونا روئے اور فریاد کرے کہ دیکھو میں مرا جاتا ہوں۔ اب اس مریض کو ہر سلیم الفطرت انسان یہی کہے گا کہ جو دوائی تمہارے لئے لائی گئی تھی اس کو استعمال کب کرو گے؟ اور اگر استعمال نہ کرو گے تو شفا کیسے پاؤ گے۔ خدا تعالیٰ کا نام زبانی لیتے رہو گے اور خدا تعالیٰ کی حاکمیت اور حکومت کو اپنی ذات پر وارد نہیں کرو گے تو خدا تعالیٰ کی رحمت اور برکت تمہیں کیسے حاصل ہو گی۔ تمہارے منصوبوں میں آسمانی برکت کہاں سے آئے گی۔ تمہاری حقیر کوششوں کے معجزانہ نتائج کیسے ظاہر ہوں گے۔ آفات سماوی سے تم کیسے بچو گے اور تمہاری زندگیاں سچی پاکیزگی کا نمونہ کب اور کیسے بنیں گی۔ یہ سب باتیں تو اس خدا سے سچا اور حقیقی پیوند جوڑنے سے حاصل ہوتی ہیں۔ اسکی تعلیمات اور احکام کے ایک ایک ذرّے پر عمل کرنے سے حاصل ہوتی ہیں۔ جب تک خدا تعالیٰ کو قیاسی صورت کی بجائے حقیقی صورت میں نہ مانا جائے گا خدا تعالیٰ کی ذات کا کوئی فائدہ انسان کو نہیں پہنچ سکتا۔ اور اس میں اور خدا کو نہ ماننے والے دہریہ میں کوئی فرق باقی نہیں رہ جائے گا۔ یہ نکتہ اور انتہائی قیمتی نصیحت ہم نے (حضرت اقدس) کے ارشادات مبارکہ سے اخذ کیا ہے اور یہ پتے کی بات بتانے ہی کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا۔ اور سچ تو یہ ہے کہ اس پر معارف بات کا بتانا اور کسی کے ذریعہ ممکن ہی نہیں تھا آپ فرماتے ہیں:۔

"ایک حکیم کو جو صرف قیاسی طور پر خدا کے وجود کا قائل ہے سچی پاکیزگی اور خدا ترسی کا کمال حاصل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ صرف ظن کا علم الٰہی رعب اپنے اندر نہیں رکھتا اور تاریکی کو اٹھا نہیں سکتا۔ مگر جس پر براہ راست آسمان سے خدا کا جلال کھلتا ہے وہ نیک کاموں اور ثابت قدمی اور وفاداری کے لئے بڑی قوت پاتا ہے اور در حقیقت اس کا شیطان مر جاتا ہے اور جلال الٰہی کی شعاعیں جو زندہ الہامات کے رنگ میں اور ہیبت ناک مکاشفات کی صورت میں اس کے دل پر پڑتی رہتی ہیں وہ اس کو ہر ایک تاریکی سے دور کھینچ کر لے جاتی ہیں۔ کیا تم ایسی بجلی کے نیچے جو جلانے والی اور مہلک لہروں کو پھیلا رہی ہے کوئی بدکاری کا کام کر سکتے ہو۔ پس اس طرح جو شخص خدائی جلالی تجلیات کے نیچے زندگی بسر کرتا ہے اس کی شیطنت مر جاتی ہے اور اس کے سانپ کا سر کچلا جاتا ہے۔ یہی ایک حقیقی طریق ہے جس کی برکت سے انسان فی الواقع پاک زندگی حاصل کر سکتا ہے۔"

(کتاب البریہ صفحہ ۴۱-۴۰)

فرمایا:۔

"اصل بات ..... جس سے گناہ دور ہوتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ وہ آنکھ پیدا کرنا جو خدا کی عظمت کو دیکھے اور وہ یقین حاصل کرنا جو گناہ کی تاریکی سے چھڑا دے۔ زمین تاریکی پیدا کرتی ہے اور آسمان تاریکی کو اٹھاتا ہے پس جب تک آسمانی نور جو نشانوں کے رنگ میں حاصل ہوتا ہے کسی دل کو نہ چھڑا دے حقیقی پاکیزگی حاصل ہو جانا بالکل جھوٹ ہے اور سراسر باطل اور خیال محال ہے۔ پس گناہوں سے بچنے کے لئے اس نور کی تلاش میں لگنا چاہیئے۔ جو یقین کی کرار فوجوں کے ساتھ آسمان سے نازل ہوتا اور ہمت بخشتا اور تمام شبہات کی غلاظتوں کو دھو دیتا اور دل کو صاف کرتا اور خدا کی ہمسائیگی میں انسان کا گھر بنا دیتا ہے۔ پس افسوس ان لوگوں پر کہ بچوں کی طرح گرد و غبار میں کھیلتے اور کوئلوں پر لیٹتے ہیں اور پھر آرزو کرتے ہیں کہ ہمارے کپڑے سفید رہیں اور حقیقی نور کو تلاش نہیں کرتے اور پھر چاہتے ہیں کہ ظلمت سے نجات پا دیں۔"

(کتاب البریہ صفحہ ۴۲)

"میں احمدی ہوں پیار ہے مسلک مرا مدام"

جس درجہ زندگی میں سنورتا رہا ہوں میں
اتنا ہی اپنے فن میں نکھرتا رہا ہوں میں

منزل تو میری عقبیٰ تھی لیکن اسے عبث
دنیائے دوں میں ڈھونڈتا پھرتا رہا ہوں میں

جتنا دبانا چاہا مجھے اہلِ جور نے
اتنا ہی سوئے اوج ابھرتا رہا ہوں میں

میں احمدی ہوں پیار ہے مسلک مرا مدام
ہر کہہ و مہ سے پیار ہی کرتا رہا ہوں میں

پُرخار رہ مری رہی، پھر بھی بفضلِ حق
ہر مرتبہ بخیر گزرتا رہا ہوں میں

دشمن نبیؐ کے مٹتے گئے ہو کے نامراد
رحمت سے اس کی جھولیاں بھرتا رہا ہوں میں

نفرت کسی بشر سے نہیں میں نے کی کبھی
اُلفت کا دم ہر ایک سے بھرتا رہا ہوں میں

جیتا رہوں گا اب میں بفضلِ خدا مدام
تا عمر شاہِ بطحا پہ مرتا رہا ہوں میں

(محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ و ملیشیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انگلستان میں احمدی بچیوں کی دوسری تربیتی کلاس

(مرتبہ مکرم چوہدری رشید احمد صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت یوکے)

انسانی معاشرہ کے عروج و زوال کی تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ قومی اور معاشرتی ترقی اس وقت ممکن ہوتی ہے جب مردوں کے ساتھ ساتھ نسواں بھی تعلیم و تربیت کے حسین زیور سے آراستہ ہو کیونکہ قوم کی مائیں قوم کی معمار ہوتی ہیں نیز اس بات میں بھی کوئی شک نہیں کہ تعلیم و تربیت کا بہترین زمانہ بچپن ہی ہے جیسا کہ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

"العلم فی الصغر کالنقش فی الحجر"

کہ بچپن کی تعلیم کا اثر ایسا گہرا اور انمٹ ہوتا ہے جیسے پتھر کی لکیر

اسی حقیقت کے پیش نظر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جماعت کو مختلف تنظیموں یعنی "لجنہ اماء اللہ، ناصرات الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ، خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ" میں تقسیم فرمایا تاکہ اپنے اپنے دائرہ کار میں رہتے ہوئے ان کی بہترین رنگ میں تربیت ہو سکے اور اسی حقیقت کے پیش نظر اور ہمارے موجودہ امام جماعت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت تحریک تعلیم القرآن سکیم کو ملحوظ رکھتے ہوئے مبلغ انچارج برطانیہ و امام مسجد لندن محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے پچھلے سال کی کامیاب تربیتی کلاس کے بعد لجنہ اماء اللہ یوکے کو ہدایت فرمائی کہ وہ ہر سال احمدی بچیوں کے لئے تربیتی کلاس کا انتظام کیا کریں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے لجنہ اماء اللہ یوکے کو اس اہم دینی فریضہ کو نہایت احسن رنگ میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور گذشتہ سال کی طرح امسال بھی یہ کلاس ایسٹر کی چھٹیوں کے دوران ۱۱ اپریل سے شروع ہو کر ۱۷ اپریل ۱۹۸۱ء تک مسلسل ایک ہفتہ تک محمود ہال لندن میں ہوتی رہی جس کے لئے صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ یوکے محترمہ مسز ڈاکٹر عبدالسلام صاحبہ اور کلاس کی انچارج و جنرل سیکرٹری محترمہ ناصرہ رشید صاحبہ صدر لجنہ لندن مسز سارہ رحمٰن اور دیگر تمام اراکین لجنہ جنہوں نے رات دن محنت کر کے اس کلاس کو کامیاب بنایا قابل مبارکباد ہیں۔

فَبَارَكَ اللّٰهُ لَهُنَّ

اس کلاس کا انتظام کرنے کے لئے نیز پروگرام مرتب کرنے کے لئے مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ یوکے کے دو اجلاس ہوئے جس میں لندن کے علاوہ مضافات و ملحقہ سٹوک اور گرین فورڈ کے نمائندگان نے بھی شرکت کی۔ پروگرام کو تشکیل دینے کے بعد اور محترم شیخ مبارک احمد صاحب امام مسجد لندن کی ہدایات اور منظوری کے بعد سیکرٹری لجنہ اماء اللہ یوکے نے تمام لجنات میں پروگرام کی نقول ارسال کیں۔

محترمہ سارہ رحمٰن صاحبہ کی صدارت میں ایک انتظامیہ کمیٹی کا تقرر بھی عمل میں لایا گیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال ۴۰ لجنات سے ۱۴۳ ناصرات نے شرکت کی لندن کی ناصرات کے علاوہ باقی تمام ناصرات کے قیام و طعام کا انتظام مشن ہاؤس اور قریبی احمدی گھرانوں میں کیا گیا۔

افتتاح

مطبوعہ پروگرام کے مطابق ۱۱ اپریل ۱۹۸۱ء صبح ساڑھے نو بجے تلاوت کلام پاک سے اس کلاس کا آغاز ہوا جو مسز رؤف الحم نے کی اس کے بعد مس امۃ الصبور اعجاز نے خوش الحانی سے نظم پڑھ کر سنائی بعد ازاں امام مسجد لندن محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے پردہ کی رعایت رکھتے ہوئے افتتاحی خطاب کرتے ہوئے فرمایا

"خوش قسمت ہیں آج یہاں دینی تعلیم کے حصول کے لئے احمدی مسلمان بیٹیاں نزدیک اور دور کے شہروں سے جمع ہوئی ہیں آپ یاد رکھیں آپ احمدی بیٹیاں ہیں ہر وقت مدنظر رکھیں کہ احمدی بیٹی کا کیا فرض ہے

آپ نے فرمایا کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس نے عورت کو عزت کے مقام پر کھڑا کیا ہے اور کوئی دوسرا مذہب اس سلسلہ میں اسلامی تعلیم کا مقابلہ نہیں کر سکتا آپ نے چند احادیث کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹیوں کی اعلیٰ مراتب پر پرورش کرنے والوں اور ان کو ضروری تعلیم دینے والوں کو جنت کی خوشخبری دی ہے۔

آپ نے احمدی بچیوں کو نصیحت فرماتے ہوئے ان کو تاکید کی کہ وہ اسلام کی تعلیم پر پوری طرح عمل کرنے کی کوشش کریں اپنے والدین اور اساتذہ کی عزت کریں آپ نے اساتذہ کو بھی ہدایت فرمائی کہ وہ وقت کی پابندی فرماویں اور اسلامی تعلیم کے موتی موتی اصول بچیوں کے اچھی طرح ذہن نشین کرا دیں۔ آپ نے اس کلاس کا نام آئندہ سے

"نصرت جہاں تربیتی کلاس"

رکھا۔ اور خصوصی طور پر تین دعاؤں کی ان ایام میں کرنے کی تلقین فرمائی

اوّل۔ اللہ تعالیٰ آپکو اسلام کی تعلیم پر ہر ماحول میں عمل کرنے کی توفیق دے

دوم۔ اللہ تعالیٰ اس سفید فام باشندوں کو کے نور سے منور کرے

سوم۔ اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت و برکت والی فعال زندگی عطا فرمائے۔

افتتاحی تقریر کے بعد محترمہ سارہ رحمٰن صاحبہ نے صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ حضرت مریم صدیقہ صاحبہ کا پیغام پڑھ کر سنایا جس کا مکمل متن درج ذیل ہے

"مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہاری دوسری تربیتی کلاس ۱۱ اپریل سے ۱۷ اپریل تک منعقد ہو رہی ہے خط بہت دیر سے ملا ہے اور آج ہی پیغام لکھ رہی ہوں تاکہ آپکو وقت پر مل جائے اللہ تعالیٰ تمہیں توفیق عطا فرمائے کہ جو کچھ تمہیں پڑھایا جائے اسے ذہن نشین کرو اور یاد رکھو تمام علوم کا خزانہ قرآن مجید ہے اس لئے ابھی سے قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنے کی کوشش کرو اور اپنے دل اس نور سے بھر لو اس کلاس میں حاضری اور پڑھنے کو دنیاوی تعلیم پر مقدم رکھو اللہ تعالیٰ تمہیں ذریعہ علم کی روشنی اس ملک میں پھیلائے اور تمہیں توفیق دے کہ جب تم پر ذمہ داریاں پڑیں تو ان کو صحیح رنگ میں ادا کر سکو اس کلاس میں جو کمی اول آئے میری طرف سے اسے کوئی انعام دیا جائے میری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں یاد رکھیں محنت کے بغیر کوئی مقصد حاصل نہیں ہوتا اس لئے اس ایک ہفتہ کی کلاس میں خوب محنت کریں"

اس کے بعد محترمہ ناصرہ رشید صاحبہ نے ناصرات الاحمدیہ کا عہد دہرایا اور کلاس کے انعقاد کے بارہ میں بعض دشواریوں کا ذکر کرتے ہوئے تمام حاضر بچیوں کو ضروری ہدایات سے نوازا۔

انہوں نے ہدایت کی کہ تمام بچیاں وقت پر تشریف لاویں تندہی سے ہر سبق کے نوٹس لیں اگر کوئی بات سمجھ نہ آئے تو اساتذہ سے پوچھیں اور بلا اجازت کلاس سے باہر نہ جائیں نظم و ضبط کا خیال رکھیں تاکہ انتظامات میں سہولت ہو۔

اس کے بعد گروپ بندی کی گئی کل پانچ گروپ بنائے گئے اور ہر گروپ کے دو دو لیڈر مقرر کئے گئے تاکہ مسابقت کی روح پیدا ہو

تعلیمی پروگرام

طالبات کے لئے ایک جامع نصاب محترم امام صاحب مسجد لندن کی ہدایات کے مطابق تیار کیا گیا تھا اور دن کو مختلف تعلیمی پیریڈز میں بانٹا گیا تھا

کھانے اور نمازوں و چائے کے وقفہ کے علاوہ دوسری مختلف سرگرمیوں کے لئے بھی وقت رکھا گیا تھا

(۱) درس القرآن

صبح حاضری کے بعد روزانہ قرآن کریم کا درس آدھ گھنٹہ دیا جاتا رہا جو محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب امام مسجد لندن نے دیا آپ نے ان اسباق کے دوران سورۃ فاتحہ کی تفسیر بچیوں کو بتائی اور اس سورت میں جو خدا تعالیٰ کی صفات بیان ہوئی ہیں ان پر روشنی ڈالی نیز سورۃ بقرہ کی پہلی سترہ آیات کا ترجمہ اور تفسیر بھی پڑھائی اور ان آیات میں جن گروہوں کا تذکرہ کیا گیا ہے یعنی مومن کافر اور منافق انکی تعریف کی اور مثالیں

[illegible] کرآن میں فرق واضح کیا۔ آپ نے انفاق فی سبیل اللہ، زکوٰۃ اور صلوٰۃ کے معانی اور تفصیلات سوال و جواب کے طریق پر بچوں کو بتائیں اور ان سے متعلق دیگر مسائل [illegible] بچوں کے ذہن نشین کرائے جماعت احمدیہ کے عقائد اور امتیازی خصوصیات سے واقف کیا۔

(vi) تاریخ اسلام

محترم [illegible] نے تاریخ اسلام پر اسباق دیئے [illegible] حالات [illegible] اور فتوحات کا تذکرہ کیا [illegible] خلافت راشدہ کے مختصر حالات اور بنو عباس کے عہد میں اسلامی فتوحات و ترقیات کا ذکر کرتے ہوئے اسلام پر زوال اور اس کے اسباب اور پھر حضرت اقدس کی بعثت اور اسلام کے احیاء کا ذکر کیا۔

(vii) ارکان اسلام

محترم عبدالکریم صاحب شرما نے ارکان اسلام میں سے ہر رکن پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور ان سے متعلقہ مسائل بچوں کے ذہن نشین کرائے۔

محترمہ ناصرہ ندیم صاحبہ نے بھی اسی موضوع پر ایک سبق دیا اور بچوں کو شرک کے متعلق سمجھایا۔ اور یہ بھی بتایا کہ رسول اور نبی کسے کہتے ہیں اور وہ دنیا میں کیوں مبعوث ہوتے ہیں ان کے ذمہ کیا کام ہوتے ہیں۔

(ix) حدیث

مکرم محمد احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت [illegible] نے اپنے سبق میں حدیث کی اہمیت بیان فرمائی حدیث اور سنت میں فرق بتایا صحاح ستہ کے ناموں سے بچوں کو آگاہ کیا احادیث کو یاد رکھنے کے لئے جو قوانین حضرت اقدس نے وضع فرمائے ان کے متعلق بچوں کو بتایا۔

نیز محترمہ عبلہ کریم صاحبہ نے بچوں کو چند احادیث زبانی یاد کروائیں اور ان کا ترجمہ اور تشریح بھی بتائی۔

(x) تاریخ احمدیت

تاریخ احمدیت کے لئے ٹائم ٹیبل میں [illegible] وقت مقرر تھا چنانچہ مکرم نسیم صاحب باجوہ [illegible] نے اپنے [illegible] حضرت اقدس کے [illegible] آپ کی اپنی بشرادوار [illegible] آپ کی تصانیف [illegible] اسلام کے ساتھ [illegible] مباحثوں اور مناظروں کے بارہ میں تفصیل سے بتایا نیز حضرت مولانا نورالدین اور حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد کی زندگی کے حالات بتائے اور پھر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عہد کے زریں کارناموں کا ذکر کرتے ہوئے سپین میں ۷۰۰ سالوں کے بعد مسجد احمدیہ کے سنگ بنیاد کی تفصیل سے آگاہ کیا۔

(xi) اسلام اور عیسائیت کا موازنہ

اسی موضوع پر اسباق مکرم مبارک احمد ساقی صاحب مبلغ نے دیئے آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے حالات بتاتے ہوئے ان غلط عقائد کا تذکرہ کیا جو عیسائی حضرات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے ہیں آپ نے بائبل اور قرآن میں فرق واضح کرتے ہوئے بتایا کہ بائبل میں تحریف ہو چکی ہے جبکہ قرآن کریم کی حفاظت کا ذمہ خدا تعالیٰ نے اپنے سپرد لیا ہوا ہے۔

آپ نے وفات مسیح کے متعلق ازروئے قرآن و حدیث دلائل بچوں کو لکھوائے نیز اس بات کے دلائل بھی دیئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے۔

(xii) نبیوں کے حالات زندگی

محترمہ مسز طاہرہ چوہدری نے اپنے اسباق کے دوران حضرت آدم علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگیوں کے حالات سے بچوں کو آگاہ کیا نیز آپ نے حضرت اقدس کے حالات پر بھی روشنی ڈالی۔

(xiii) اسلامی اخلاق و آداب

ہر روز ایک سبق اسلامی اخلاق و آداب پر ہوتا تھا اس ضمن میں مسز اللہ الرشید احمد نے آداب محفل، مسجد میں آنے کے آداب، لباس کے متعلق اور کھانے پینے کے متعلق اسلامی تعلیمات کے متعلق بتایا۔ مسز ثریا صادق نے اطاعت اور فرمانبرداری کے متعلق سبق دیا۔

مسز امۃ الجمیل خواجہ نے سچائی تحمل۔ صفائی اور ایمانداری کے متعلق اسلامی تعلیم سے آگاہ کیا نیز طہارت اور پاکیزگی کے متعلق مسائل بھی بچوں کو بتائے۔ مسز شاکرہ حیات، مسز محمودہ اسحٰق اور مسز امۃ الثانی خلیل نے بچوں کو چند دعائیں زبانی یاد کروائیں مسز ڈاکٹر حبیب الحق نے پردہ کے موضوع پر بچوں کو سبق دیا مسز پروین رفیع احمد نے اپنے سبق میں بچوں کو قرآن کریم کی آیات کے حوالے دیکر سمجھایا کہ اسلام نے کن چیزوں کو کھانے سے منع فرمایا ہے خاص طور پر سور اور شراب کی ممانعت کے بارہ میں اسلامی تعلیم کو واضح کیا۔ محترم ڈاکٹر ولی شاہ صاحب نے دانتوں کی حفاظت اور ان کی صفائی کے متعلق ایک لیکچر دیا نیز دانتوں کی امراض اور ان کے اسباب وغیرہ کے بارہ میں ایک نہایت معلوماتی فلم بھی دکھائی۔ مسز طاہرہ روحی شاہ نے دعا کی اہمیت پر آدھ گھنٹہ کا لیکچر دیا اور بتایا کہ دعا کی قبولیت کے کیا گر حضرت اقدس نے بیان فرمائے ہیں مسز طیبہ کریم نے تحمل کے موضوع پر لیکچر دیا۔

(xi) چندہ اور دیگر تحریکات

مسز ناصرہ رشید صاحبہ نے اپنے سبق میں بچوں کو سمجھایا کہ چندہ کا کیا مطلب ہے ہم چندہ کیوں دیتے ہیں

چندہ عام، چندہ وصیت
چندہ تحریک جدید، وقف جدید
نصرت جہاں فنڈ اور صد سالہ جوبلی فنڈ

کی اہمیت کے متعلق وضاحت فرمائی اور ان چندوں کے مصرف سے آگاہ کیا۔ ان چندوں کی وجہ سے جماعت احمدیہ جو دنیا بھر میں خدمت دین میں مصروف ہے اور قرآن مجید کے تراجم، مساجد، ہسپتال، سکولوں کا قیام وغیرہ تفصیلات سے آگاہ کیا۔

(x) اردو زبان کی تعلیم

حضرت اقدس کی تعلیمات کو آئندہ نسل میں فروغ دینے کے لئے ضروری سمجھا گیا کہ بچوں کو اردو زبان کی تعلیم کی طرف توجہ دلائی جائے چنانچہ اردو پڑھانے کے لئے بھی وقت مقرر کیا گیا تھا۔

مسز طیبہ کریم صاحبہ، مسز صادقہ خالد صاحبہ اور مسز ثریا غازی صاحبہ نے بچوں کو اردو بولنے اور لکھنے کے ابتدائی اسباق دیئے

جن میں حروف تہجی کی پہچان اور روزمرہ فقروں کے بولنے اور لکھنے کی مشق بھی شامل تھی۔

مسز فرحت ملک اور مسز طاہرہ روحی شاہ نے بچوں کو بعض نظمیں زبانی یاد کروائیں گذشتہ وعدہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اردو سیکھنے کی طرف خصوصی توجہ دلائی تھی۔

(xii) عملی تربیت و تفریح

سلیقہ شعاری کا ملکہ پیدا کرنے کے لئے بچیوں کو مختلف گروپوں میں تقسیم کر کے انہیں سلائی کڑھائی اور خانہ داری کے اہم فنون کی روزانہ عملی مشق کروائی گئی اس کام کی نگرانی محترمہ طاہرہ روحی۔ محترمہ نعیمہ کھوکھر اور مسز راضیہ قمر نے کی۔ اسی طرح سارے ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کے لئے محترمہ منصورہ اعجاز صاحبہ کی نگرانی میں بچیاں وقار عمل کرتی رہیں بچیوں کے کھیل مثلاً والی بال اور بیڈمنٹن کا انتظام محمود ہال میں مسز امۃ الجمیل خواجہ نے کیا

معلومات عامہ کے سلسلہ میں مقامی پولیس سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ کسی لیڈی پولیس آفیسر کو بھجوا دیں چنانچہ وقت مقررہ پر ایک لیڈی پولیس آفیسر مشن ہاؤس میں تشریف لائیں اور ایک گھنٹہ تا معلوماتی فلم بچوں کو دکھائی بعد میں بچوں کے سوالات کے جواب دیئے۔

مکرم مولوی عبدالکریم صاحب نے بھی بچوں کو قادیان سے متعلق سلائیڈز دکھائیں اور ان سے متعلقہ سوالات کے جواب بھی دیئے۔

(جاری)

ایک ضروری ہدایت

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں اور آپ کی رحمتوں اور برکتوں کو کھینچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی حمد کرنا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا لازمی ہے۔ درکھیں کہ جس وقت ہم نے دنیا کی فضاؤں کو خدا کے ذکر اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے پُر کر دیا اس وقت شیطانی آواز خود بخود ان فضاؤں میں دب جائے گی اور اسلام غالب آ جائیگا پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔"

(الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۶۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوران خطبہ صفوں میں بیٹھنا

(مکرم جلیل الرحمان صاحب رفیق امیر جماعتہائے کینیا)

مساجد کے عمومی آداب بالعموم رسائل میں شائع ہوتے رہتے ہیں اس لئے اکثر احباب ان سے واقف ہیں۔ مگر خاص یہ بات کہ دوران خطبہ احباب کا صفوں میں بیٹھنا بہت کم ہی اخبارات میں شائع ہوا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اکثر دوست اس بات کا علم نہیں رکھتے یہی وجہ ہے کہ بعض مساجد میں جمعہ یا عید کے روز خطبہ کے دوران بعض بزرگ اور نوجوان دیواروں سے ٹیک لگا کر بیٹھے نظر آتے ہیں

سنن ابن ماجہ (جو صحاح ستہ میں سے ہے) میں مروی ہے

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم نهى أن يحتبى في المسجد يوم الجمعة قبل الصلوة

(باب ماجاء فی الحبوة یوم الجمعة والامام یخطب)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے روز مسجد میں نماز سے قبل حلقہ بنا کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے

اس حدیث پر حاشیہ میں یوں درج ہے

قيل نهى عنه لأنه يقطع الصفوف وهم مأمورون بتراص الصفوف - وما جاء عن ابن مسعود كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا استوى على المنبر استقبلناه - رواه الترمذي - وسيذكر مثله المصنف لكن ... يحمل ... بالتوجه اليه في الصفوف لا بالتحلق حول المنبر ...

جاء عن أبي سعيد أن النبي صلى الله عليه وسلم جلس يوما على المنبر وجلسنا حوله - رواه البخاري

يمكن حمله على غير يوم الجمعة

یعنی کہا گیا ہے کہ (دوران خطبہ حلقے بنا کر بیٹھنے سے) اس لئے منع کیا ہے کہ اس طرح صفیں ٹوٹ جاتی ہیں حالانکہ انہیں صفیں درست رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ہاں ابن مسعود نے جو روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب منبر پر تشریف فرما ہوتے تو ہم آپ کی طرف چہرے کر لیتے (ترمذی) اور اسی مفہوم پر مشتمل دیگر روایت جسے مصنف ایک دوسری سند سے ذکر کرے گا اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ صفوں میں بیٹھے بیٹھے ہی صرف چہرہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کرنا نہ کہ منبر کے گرد حلقہ بنانا اور ابو سعید کی یہ روایت کہ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے تو ہم آپ کے گرد حلقہ بنا کر بیٹھ گئے (بخاری) تو اس پر حمل کیا جا سکتا ہے کہ یہ واقعہ جمعہ کے دن کا نہیں

یہ حاشیہ ابو الحسن محمد بن عبد الہادی الحنفی (المتوفی ۱۱۳۸) کا لکھا ہوا ہے اس سے ظاہر ہے کہ دوران خطبہ صفوں میں بیٹھا چاہئے ہاں اگر عام جلسہ ہے تو تقریر کے دوران خطیب کے گرد حلقہ بنا کر بیٹھا جا سکتا ہے

[illegible] کی ایک اور روایت ہے

كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا قام على المنبر استقبله أصحابه بوجوههم

(باب ماجاء فی استقبال الامام وہو یخطب)

یعنی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوتے تو آپ کے صحابہ اپنے چہرے آپ کی طرف کر لیتے

حضرت حافظ روشن علی صاحب اسی سلسلہ میں فرماتے ہیں۔

"خطبہ کے وقت خطیب کی طرف منہ کر کے بیٹھے اور بقیہ وقت بھی قبلہ رخ بیٹھنا بہتر ہے اگر کوئی دوران خطبہ مسجد میں آوے دو رکعت پڑھے اگر خالی جگہ اگلی صفوں میں نہ ہو تو پچھلی صف میں بیٹھ جائے

(فقہ احمدیہ حصہ اول صفحہ ۱۲۳)

اسی میں بھی صف میں ہی بیٹھنے کا حکم ہے

خطبہ عید کے دوران بالعموم صفوں میں بیٹھنے کو بالکل نظر انداز کر دیا جاتا ہے اگلی صفیں تو درست رہتی ہیں مگر پچھلی صفوں میں بھگدڑ سی مچ جاتی ہے اس بارہ میں بخاری کی یہ روایت ملاحظہ ہو۔

عن ابی سعید الخدری قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج یوم الفطر والاضحی فاول شیئ یبدا بہ الصلوۃ ثم ینصرف فیقوم مقابل الناس والناس علی صفوفھم فیعظھم ویوصیھم ویامرھم .....

(بخاری الخروج الی المصلی بغیر منبر کتاب العیدین)

یعنی حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحی کو باہر آتے تو سب سے پہلے نماز پڑھاتے پھر گھوم کر لوگوں کی طرف منہ کرتے اور لوگ اپنی صفوں ہی میں رہتے تب حضور صلعم لوگوں کو وعظ و نصیحت فرماتے اور انہیں احکام دیتے .....

نوٹ:- جمعہ یا عیدین کو لوگوں کی کثرت اور جگہ کی قلت ہو تو صفیں عام معاملے سے کم پر بنائی جا سکتی ہیں مگر بیٹھنا صفوں ہی میں چاہئے خصوصاً عیدین میں لوگوں کا اژدہام ہوتا ہے اور اگر امام وقت، امیر المومنین خطیب ہوں تو دوستوں کو چہرہ دیکھنے کا اشتیاق بھی ہوتا ہے لہٰذا دور دور بیٹھے ہوئے احباب قریب آ سکتے ہیں مگر پورے وقار اور خاموشی سے صفوں کا فاصلہ کم کیا جا سکتا ہے مگر بیٹھیں صفوں ہی میں بغیر ترتیب کے نہ بیٹھیں۔

نماز موحن کی معراج ہے
(حدیث نبوی)

چندہ تحریک جدید جلد ادا کرنا کیوں ضروری ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود فرماتے ہیں کہ

"ایک وقت انسان پر ایسا آتا ہے کہ اس کے اندر تبض کی حالت پیدا ہو جاتی ہے اور ایک وقت اس پر ایسا آتا ہے کہ اس پر بسط کی حالت ہوتی ہے اور یہ تبض اور بسط کی حالت کے دور بدلتے رہتے ہیں۔ بعض اوقات یہ حالتیں الٰہی حکمت اور تدبیر کے ماتحت آتی ہیں ..... مومن کا کام ہے کہ جب اس کو نیکی کا دور ملے وہ اس سے جتنی جلدی ہو سکے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے تاکہ التوا ہونے کی وجہ سے نیکی سے محروم نہ رہ جائے"

مذکورہ بالا ارشاد کے پیش نظر مخلصین جماعت کو چاہئے کہ اولین موقعہ پر تحریک جدید کی ادائیگی کر کے اللہ تعالیٰ کے انعامات کے وارث بنیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تربیتی کلاس

امسال مجلس خدام الاحمدیہ ضلع قصور کی دوسری سالانہ تربیتی کلاس مسجد احمدیہ قصور میں ۹ اور ۱۰ شہادت / اپریل کو منعقد ہوئی۔

پہلا اجلاس ۹ اپریل ۸۱ء کو بعد نماز مغرب و عشاء منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم شیخ محمد اسلم صاحب صدر جماعت مقامی اور مکرم محمد صالح صاحب مربی سلسلہ مقیم چوکی نے خطاب فرمایا۔ کھانے کے وقفہ کے بعد دوسرا اجلاس منعقد ہوا جو ساڑھے دس بجے شب تک جاری رہا۔ تلاوت و نظم خوانی کے بعد مربی سلسلہ مقیم لیلیانی نے خدام کے سوالات کے جوابات دیئے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک ٹیپ ریکارڈ تقریر سنائی گئی۔

دوسرے دن صبح خدام و اطفال نے نماز تہجد باجماعت ادا کی اور مربی سلسلہ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب منیر اور مکرم مولوی محمد صالح صاحب اور شیخ محمد اسلم صاحب صدر جماعت مقامی نے علی الترتیب قرآن کریم حدیث اور ملفوظات حضرت اقدس کا درس دیا پھر خدام نے انفرادی طور پر تلاوت قرآن کریم کی۔

ناشتہ کے بعد خدام و اطفال کے تلاوت قرآن کریم، نظم اور تقریر کے مقابلے ہوئے ۲/۱۲ بجے بعد دوپہر اس دن کا دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مربیان سلسلہ اور قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ ضلع قصور نے مختلف عناوین پر خطاب فرمایا صدر جلسہ مکرم چوہدری امان اللہ صاحب سیال نائب امیر جماعت احمدیہ ضلع قصور کے صدارتی ریمارکس اور دعا پر یہ اجلاس ختم ہوا۔

ایک بجے تک مجلس عاملہ ضلع اور قائدین مجالس کا مشترکہ اجلاس ہوا۔

نماز جمعہ کے بعد جو نمائندہ مرکز مولوی لطیف احمد صاحب طاہر نے پڑھائی۔ تربیتی کلاس کا آخری اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم قائد صاحب ضلع نے تربیتی کلاس کی رپورٹ پیش کی جس کے بعد صدر اجلاس نے خطاب فرمایا اور علمی مقابلوں میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامات تقسیم کئے جس کے بعد اختتامی دعا ہوئی اور تربیتی کلاس کا پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ قصور شہر)

اعلان دارالقضاء

مکرمہ بخت نور صاحبہ زوجہ شیخ امیر عمر صاحب ۲۴۔ اے بلاک اوکاڑہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم الحاج میاں محمد ابراہیم صاحب وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ ۲۰/۱ محلہ دارالنصر ربوہ رقبہ ۱۰ مرلہ والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کی وارث میری ہمشیرہ خدیجہ بیگم صاحبہ بھی ہیں۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں کہ پلاٹ ہماری ہمشیرہ حمیدہ بیگم صاحبہ زوجہ حاجی میاں محمد شفیع صاحب آف فیصل آباد کے نام منتقل کر دیا جائے۔

لہٰذا استدعا ہے کہ قطعہ ۲۰/۱ حمیدہ بیگم صاحبہ کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمادیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ضروری اعلان

خدام اپنے فارغ وقت میں ٹائپ شارٹ ہینڈ (اردو، انگلش) کی ٹریننگ حاصل کریں۔ شعبہ کی طرف سے کلاسز کا باقاعدہ انتظام موجود ہے نیز سٹینو ٹائپسٹ اور سٹینو گرافر کا مکمل کورس خدام کو کروایا جاتا ہے۔

(مہتمم شعبہ صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

یوم مصلح موعود کے جلسے

جن لجنات نے یوم مصلح موعود کے جلسے کئے ان کے نام درج ذیل ہیں:

ربوہ۔ لاہور، کراچی: زیادت ۱، زیادت ۲، زیادت ۳، زیادت ۵، زیادت ۶، زیادت ۷، کوئٹہ، کوٹ احمدیہ، ڈیرہ غازیخان۔ گھٹیالیاں، سانگھڑ، فیصل آباد، جہلم، ساہیوال، نواب شاہ، ملتان، سانگلہ ہل، گجرات، جسہ، کنری، جمالپور، چک ۸۸ ج ب، چنیوٹ، احمد نگر، چیمہ کلاں، چونڈہ، خوشاب، چک ۹ پنیار، چک ۳۰ ۱۱۔ ایل، کوٹ آغا خان، گوجرانوالہ، وزیر آباد، شیخوپورہ، بھوڑو چک، سیالکوٹ، سبڑیاں قصور، حیدر آباد، مبارک آباد، تھرپارکر، سرگودھا، نفیس نگر، بشیر آباد، پشاور، مانگٹ اونچہ اور رائے ونڈ۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کا بڑا لڑکا عزیزم سید حفاظت حسین زیدی ٹورنٹو کینیڈا میں بیمار ہے ان کی ریڑھ اور کولہے کی ہڈی اپنی جگہ سے ہٹ گئی ہے۔

خاکسار خود بھی بلڈ پریشر اور عارضہ قلب کا مریض ہے اس وجہ سے میری طبیعت پر بہت اثر ہے اور پریشان ہوں۔

بزرگان سلسلہ عالیہ سے خاص طور پر اور احباب جماعت سے درمندانہ درخواست ہے۔ عزیزم کی جلد کامل شفایابی کیلئے دعا فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی۔

(حاجی سید شرافت حسین ناظم آباد ۴/۶ - ۱/۲۷ کراچی ۱۸)

۲۔ مورخہ ۲۷/۴/۸۱ کو صبح میری دائیں آنکھ کے پیچھے ایک خرابی پھٹ جانے کی وجہ سے خون منجمد ہو گیا ہے۔ جس سے آنکھ کی بینائی بالکل بند ہو گئی ہے۔ میرے عزیز دوست خاص طور پر دعا فرمائیں کہ شافی مطلق خدا اپنے خاص فضل سے مجھے دوبارہ بینائی عطا فرمائے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے اور مجھے اپنا محتاج رکھے۔ کسی فرد کا محتاج نہ بنائے۔ آمین۔

(چوہدری فضل احمد صدر جماعت احمدیہ چک ۱۴۔ ایل اقبال نگر فیصل آباد)

۳۔ مجھے گردوں میں پتھری ہونے کی وجہ سے درد کی شکایت رہی۔ علاج مسلسل کرواتا رہا۔ لیکن پتھری بدستور بڑھتی گئی۔ کچھ افاقہ نہ ہوا۔ اب ڈاکٹروں کے کہنے کے مطابق میں عنقریب اپریشن کرواؤں گا۔ احباب جماعت سے میری مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالرشید بھٹی۔ نئی مہاجر کالونی حمید پورہ نمبر ۲ ہاؤس ۲۶۱۴ میرپور خاص سندھ)

۴۔ میرے والد مکرم ملک منیر احمد صاحب طاہر آف نوید کلاتھ سٹور حق نواز روڈ راولپنڈی گذشتہ ایک ماہ سے ہرنیا کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت اور درازی عمر کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

(ملک محمود احمد طارق جماعت دہم راولپنڈی)

۵۔ میں ان دنوں نہایت پریشان ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری جملہ پریشانیاں دور فرمائے۔ آمین۔

(رشید احمد جاوید باغ محلہ جہلم)

۶۔ میری بچی عرصہ تین چار سال سے گردوں کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ علاج معالجہ سے وقتی افاقہ ہو جاتا ہے لیکن پھر تکلیف شروع ہو جاتی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ شافی اپنی رحمت اور فضل سے میری بچی کو صحت کاملہ و عاجلہ سے جلد نوازے آمین۔

(چوہدری محمد سعید فیکٹری ایریا۔ ربوہ)

۷۔ مورخہ ۲ مئی ۱۹۸۱ء کو خاکسار کے مردہ بچی پیدا ہوئی۔ جس کے باعث میری اہلیہ کی طبیعت ٹھیک نہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ میری بیوی کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ اور ہم دونوں کے دل سے اس بچی کا غم دور فرمائے۔

(بابا عبدالرحمٰن دفتر بیت المال آمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان

فضل عمر ہسپتال ربوہ

(از یکم اکتوبر ۱۹۸۰ء تا ۳۰ جنوری ۱۹۸۱ء)

(۱۳)

استانی قمر النساء صاحبہ	دارالبرکات ربوہ	۱۰۰	—
والدہ کلیم احمد صاحب	" "	۲۰	—
فہمیدہ بیگم صاحبہ	" "	۴۰	—
حاجی عبدالمالک صاحب	" "	۵۰	—
رشید احمد صاحب بھٹی	" "	۵۰	—
فخر الدین صاحب	" "	۶	—
صالحہ خانم صاحبہ	" "	۴۵	—
رشید احمد صاحب	" "	۵۰	—
ناصر احمد صاحب ولد حاجی عبدالمجید صاحب زرگر	" "	۱۰	—
چراغدین صاحب سیکرٹری مال	" "	۸۲	—
[illegible] حسن صاحب	" "	۱۲	—
رضیہ بیگم صاحبہ	دارالعلوم مشرقی "	۳۰	—
ناصرہ شمس صاحبہ	" "	۴۰	—
منصورہ سعید صاحبہ	" "	۵۰۰	—
سیکرٹری مال صاحب	دارالعلوم غربی "	۱۲۰	—
شریف احمد صاحب	" "	۵۰	—
چوہدری جان محمد صاحب	" "	۱۰	—
شمیم صاحب	" "	۱۰	—
ملک اعجاز احمد صاحب	دارالنصر غربی "	۲۵	—
میجر ڈاکٹر منیر احمد صاحب خالد	" وسطی "	۸۵	—
بیگم صاحبہ " " " "	" " "	۳۰	—
صبیحہ پرویز صاحبہ معرفت ڈاکٹر منیر احمد صاحب خالد	" " "	۵۰	—
امۃ الحسیب صاحبہ	دارالنصر غربی "	۳۰	—
ریاض صالحہ صاحبہ بنت محمد حنیف صاحب پنشنر	" "	۱۲۰	—
محمد حنیف صاحب پنشنر مینیجر ڈی فارم	" "	۶۰	—
والدہ سلطانہ بنت محمد حنیف صاحب پنشنر	" "	۱۰۰	—
نعمت اللہ صاحب بھٹی	فضل عمر ہسپتال "	۱۰	—
مجلس اطفال الاحمدیہ	عقب " "	۶۳	—
امیر احمد صاحب	دفتر بہشتی مقبرہ "	۵۰	—
بیگم صاحبہ ڈاکٹر گوہر دین صاحب	باب الابواب "	۲۰	—

ماہانہ رپورٹ کارگزاری مجالس انصار اللہ

ماہ شہادت / اپریل ختم ہو چکا ہے۔ جن مجالس انصار اللہ نے اپنی اس ماہ کی رپورٹ ابھی تک مرکز کو ارسال نہ فرمائی ہو۔ ان سے درخواست ہے کہ اپنی رپورٹ جلد مکمل کر کے دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں بھجوا دیں اور آئندہ کے لئے یہ انتظام فرمائیں کہ مجالس کی طرف سے ماہانہ رپورٹیں ہر ماہ کی دس تاریخ تک مرکز میں پہنچتی رہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ضروری اعلان برائے لجنات

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارا مالی سال اکتوبر ۱۹۸۰ء سے شروع ہو چکا ہے۔ لیکن دوسری سہ ماہی یعنی اکتوبر ۱۹۸۰ء تا مارچ ۱۹۸۱ء میں مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے ابھی تک کوئی چندہ یعنی ممبری، لجنہ، ممبری ناصرات، اجتماع لجنہ، اجتماع ناصرات اور خدمت خلق موصول نہیں ہوا۔ براہ کرم یہ لجنات فوری توجہ فرمائیں۔ نیز امرائے اضلاع و صدر صاحبان ہمارے ساتھ تعاون کرتے ہوئے خصوصی طور پر ان لجنات کو توجہ دلائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

ضلع جھنگ:-

جھل بھٹیاں، چک ۴۹۷، ٹھٹھہ سندرانہ، عنایت پور، بستی دریام، گھوڑیالہ ٹھٹھہ شیرے دا، پکانسوانہ، چک ۲۲۵، باگڑ، چک ۲۰ گگھ

ضلع فیصل آباد:-

گوجرہ، جڑانوالہ، چک جھمرہ، سمندری، چک ۲۷۵ کرتار پور، چک ۹۶ چک ۸۹ رتن، چک ۱۶۷ ر ب، چک ۵۸۶ گنگا پور، چک ۲۸۲، چک ۷۶ چک ۲۶۷ ج ب جلیانوالہ، چک ۱۴۶ کھیوہ، چک ۲۰۹ لودھی نگل چک ۱۹۵ رکھ جنڈانوالہ، چک ۶۰ شہباز پور، ماموں کانجن، چک ۱۴۷ ر ب چک ۱۰۲ ٹھٹھے والا، چک ۲۰۸ چوہدری والا۔ چک ۱۳۷ کلیانوالہ، چک ۱۰۹ چک ۵۸/۲ ٹکڑہ، چک ۲۷، چک ۳۵۲، چک ۱۲۵ رہڑہ، چک ۱۲۷ بہلولپور چک ۲۴۳ کلیانوالہ، چک ۵۳ اکال والی، چک ۴۳۰ اعادہ، چک ۴۷ گ ب چک ۶۷ ماہل کلاں، چک ۵۵ برنج، چک ۲۶۷، چک ۵۶، چک ۵۷، چک ۵۰ سٹھیالہ، چک ۷۵، چک ۳۳، چک ۱۶۱، چک ۱۴۲، چک ۳۹۴ چک ۱۰۰ ر ب رڑکا

ضلع گجرات:-

دھوریہ، مرالہ، ترکھا، بھلیر، نصیرہ، مونگ، سماعیلہ، دھیرکے کلاں، نسوانی سوہل، کنجاہ، چک ۱۲۶، جلال پور جٹاں، کوردوال، کالرہ کلاں، رجوعہ ہیاں، عالم گڑھ، آڑہ، موضع ڈھٹو، چک ۱۳۲، احمد آباد اورنگ، ملک پور مرزا، مکیانہ۔

ضلع سرگودھا:-

میانی، چک ۳۱ جنوبی، چک ۸۶ جنوبی، جوہر آباد، چک ۷۱ دھیرکے کلاں، چک ۴۶ شمالی، احمد آباد جنوبی، منگڑیل، چک ۸۱ جنوبی، چک ۶۲ جنوبی بھائی امیر علی ورک، روڈہ، چک ۱۱۶ جنوبی، حویلی مجوکہ، گھوگھیاٹ، بھلوال دودہ، چک ۸۲، کھائی کلاں، چک ۳۹ جنوبی، چک ۳۲ جنوبی۔

(سیکرٹری مال دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

غیر ممالک میں رہنے والے پاکستانی وصیت کنندگان

نظارت بہشتی مقبرہ کے علم میں آیا ہے کہ بعض پاکستانی احمدی جو غیر ممالک میں سکونت رکھتے ہیں وصیت کرتے وقت فارم وصیت میں اپنی پاکستان کی جائیداد اور اس کی آمد کا تذکرہ نہیں کرتے۔

وصیت کنندہ کے لئے خواہ کسی بھی ملک سے وصیت فارم پُر کر کے بھجوائے اسے اپنی جملہ جائیداد (خواہ وہ دنیا کے کسی بھی ملک میں ہو) اور اس کی ماہوار یا سالانہ آمد کا ذکر کرنا لازمی اور ضروری ہے۔ مبلغین کرام مرکز کو وصایا بھجواتے وقت اس امر کی نگرانی فرما کر ممنون فرمادیں۔

(صدر مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور ایدہ اللہ کا خطاب

(بقیہ صفحہ اول)

کے لئے جس چیز کی ضرورت تھی وہ بھی ساتھ ہی مہیا کر دی۔

حضور نے یہ مثال بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ قرآن کریم کہتا ہے کہ

هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ

(الحج : ۷۹)

یعنی اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اب کوئی مسلمان بڑا ہی ناسمجھ ہوگا کہ وہ یہ سمجھے کہ بادشاہ تو دس ہزاری منصب دینے کے ساتھ جائیداد بھی دیتے تھے۔ اور خدا تعالیٰ کسی کو مسلمان کا لقب عطا کرے تو اس کے ساتھ وہ قوتیں اور بشارتیں نہ دے جو ایک مسلمان کے لئے ضروری ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم کی عظمت اس بات سے ثابت ہوتی ہے کہ صرف یہ نہیں کہا کہ

هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ۔

کہ خدا تم کو مسلمان بناتا ہے۔ بلکہ اس کے لئے ساتھ ہی ساتھ وہ صلاحیتیں اور استعدادیں بھی عطا کر دی ہیں۔ جو ایک مسلمان کے لئے ضروری ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اس آیت میں یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔ خدا تم کو مسلمان بناتا ہے کسی انسان کا یہ کام نہیں کہ وہ تم کو مسلمان بنانے والا بنا دے۔ حضور نے کہ قرآن کریم دونوں چیزیں بتاتا ہے۔ ہدایت کے سامان بھی بتاتا ہے۔

بشرى للمحسنين

بھی ہے یعنی یہ قرآن مسلمانوں کے لئے بشارتوں سے بھرا پڑا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ قرآن کریم میں مسلمانوں کے لئے قریباً سوڈیڑھ سو بشارتیں تو ضرور ہوں گی مثلاً یہ کہ قرآن کریم کہتا ہے۔ کہ جو خدا کی نگاہ میں مسلمان ہوں گے پر فرشتے نازل ہوں گے۔ اب کیا کوئی انسان یہ کر سکتا ہے۔ کہ وہ کسی کو مسلمان بنائے اور پھر فرشتوں کو حکم دے۔ کہ وہ اس شخص پر نازل ہوں۔ یہ انسان کا کام ہی نہیں۔

حضور نے فرمایا کہ ایک اور بشارت اللہ تعالیٰ نے یوں دی ہے کہ

انتم الاعلون

کہ مومن تمام دنیا پر غالب رہے گا۔ لیکن اس کے لئے صرف ایک شرط ہے کہ وہ ایمان کے تقاضے پورے کرنے والا ہو۔ ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ اسے علم کے میدان میں بھی، خدمت کے میدان میں بھی غالب کرے گا۔ لیکن یہ بالادستی حقیقی مومن کو ملے گی۔ حضور نے فرمایا کہ جن کو یہ بالادستی نہیں ملتی۔ ان کو فکر کرنا چاہیئے کہ وہ کیا ہیں؟ کیا وہ حقیقی مومن ہیں یا نہیں؟ کیونکہ خدا تعالیٰ تو بدعہدی نہیں کرتا۔ خدا کے لئے کسی کو بالادستی دینا کوئی مشکل نہیں۔ اس نے تو کن کہنا ہے۔ اور سب کچھ ہو جاتا ہے۔ اسے کوئی محنت تو نہیں کرنی پڑتی۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں یہ بھی فرما دیا ہے کہ اپنے اسلام کے لئے کسی کے سرٹیفکیٹ کی تلاش میں نہ رہنا۔ اللہ نے کہا ہے کہ میرے لئے مسلمان بنو۔ اور میری بشارتیں حاصل کرو۔ اور وہ ایک دو نہیں بیسیوں ہیں شاید سو سے بھی اوپر ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم ہماری ساری ضرورتیں پوری کرتا ہے۔ اس میں ہر علم ہے فزکس، کیمسٹری، تاریخ، جغرافیہ، علم نجوم، درختوں کا، جانوروں کا، ہر قسم کا علم اس میں ہے۔ قرآن کریم کو غور سے پڑھو۔ حضور نے دعا فرمائی کہ اللہ ہم کو اس حقیقت کے سمجھنے کی توفیق دے ہم خدا کی نگاہ میں مسلمان ٹھہرنے والے ہوں۔ وہ ہمیں حقیقی مسلمان کا مقام دے کر ان بشارتوں کا وارث بنائے۔ اور ان ساری بشارتوں کو ہمارے حق میں پورا کر دے۔

اپنے خطاب کے اختتام پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔ اور

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کہہ کر واپس تشریف لے گئے۔ حضور کا خطاب ۶ بجکر ۸ منٹ پر شروع ہوا۔ اور ۶ بجکر ۴۱ منٹ پر ختم ہوا۔ اس طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۴۳ منٹ تک خطاب فرمایا۔ حضور کی روانگی کے ساتھ ہی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی ۲۷ ویں سالانہ تربیتی کلاس اختتام کو پہنچی۔

محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب حیدرآبادی کی وفات

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

میرے دیرینہ محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب حیدرآبادی (جو محترم سیٹھ محمد غوث صاحب مرحوم آف حیدرآباد دکن کے فرزند اور محترم سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدرآبادی مرحوم کے چھوٹے بھائی تھے) ۲۱ اپریل ۱۹۸۱ء کو کراچی میں بعمر ۶۵ سال وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کئی سال سے عارضۂ قلب میں مبتلا تھے۔

ان کا جنازہ ۲۲ اپریل کو کراچی سے ربوہ آیا۔ نماز جنازہ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی۔ بعد ازاں مرحوم کی نعش کو مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ مرحوم محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب کے بہنوئی تھے۔ انہوں نے دو فرزند عزیز محی الدین انجینئر اور عزیز ڈاکٹر بشیر الدین اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

جملہ بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سیٹھ معین الدین صاحب کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے۔ اور اعلیٰ علیین میں اپنے مقام قرب سے نوازے۔ نیز آپ کی اہلیہ صاحبہ فرزندان اور جملہ اعزہ کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو آمین۔

(بیگم سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدرآبادی مرحوم دارالرحمت شرقی ربوہ)

جلسہ ہائے یوم قدرت ثانیہ

حضور کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۲۷ ہجرت / مئی کو جماعتیں اپنے اپنے ہاں یوم قدرت ثانیہ کے سلسلہ میں جلسے منعقد کروائیں۔ جن میں قدرت ثانیہ کی برکات، اہمیت اور ضرورت پر روشنی ڈالی جائے۔ اور ان کی رپورٹیں نظارت ہذا کو بھجوائی جائیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

دیگوں کے عطایا کے سلسلہ میں ضروری اعلان

مخلصین جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ نظارت ضیافت کی دیگوں کی ضرورت کو پورا کرنے کے سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد مطبوعہ الفضل مورخہ ۲-۵-۸۱ کی تعمیل میں جو احباب اپنے عطایا بصورت نقدی، بینک ڈرافٹ، چیکس، بینک سلپس وغیرہ ارسال فرمائیں وہ مکرم افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو امانت جلسہ سالانہ "ب" ۱۹۷۸ء / ۱۳۶۰ ہش میں جمع کرانے کے لئے بھجوائے جائیں۔ اور خاکسار کو بھی مطلع فرمایا جائے۔

(ناظر ضیافت)

خدمت کی راہوں پر رواں دواں
دیرینہ خادم
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
(حکیم نظام جان مرحوم والا)
- گوجرانوالہ چوک گھنٹہ گھر
- ربوہ بالمقابل ایوان محمود
- کراچی ۹/۹۲۹ طارق روڈ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲

ہے جس کی آپ کو تلاش
ایسا فرنیچر جو معیاری بھی ہے اور عمدہ بھی پائیدار بھی۔ ڈورین سٹائل اور سادہ بھی فوری سٹاک میں حاضر ہے۔
آج ہی ہمارے شوروم میں تشریف لائیے اور مطلوبہ چیز حاصل کیجئے۔ آرڈر پر بھی مال تیار ہوتا ہے۔
فضل عمر فرنیچر پورشن ربوہ